انیسویں سالانہ شہداء ختمِ نبوت کانفرنس ربوہ:

۶/۷ مارچ ۱۹۹۷ء کو ربوہ میں تحریک تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام انیسویں سالانہ شہداء ختمِ نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ تذکرۂ شہداء ختمِ نبوت اور مجلسِ احرار لازم ملزوم ہیں کہ مجلسِ احرار اسلام نے ۱۹۳۰ء میں تحریک کشمیر سے قادیانیوں کا عوامی احتساب شروع کیا اور آج ۱۹۹۷ء تک احرار کا یہ احتساب جاری ہے۔ اکابر احرار نے ۱۹۳۴ء میں قادیان پہنچ کر تبلیغ کانفرنس کی اور مرزائیوں کو اسلام کی دعوت دی تو آج اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کی طرف سے ربوہ میں مرزائیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ احرار کا مؤقف یہ کہ ہمارا مرزائیوں سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں۔ ہم تو انہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور عقیدۂ ختمِ نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ مگر مرزائی ہماری محبت بھری دعوت کے جواب میں نفرت اور تشدد کا رویہ پیش کرتے ہیں۔ پھر ایک غیر مسلم اقلیت ہونے کے باوجود اپنے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع میں مسلمانوں کے حقوق بھی چھیننا چاہتے ہیں۔ پس احرار انہیں ایسا کرنے سے روکتے رہیں گے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختمِ نبوت مجلس احرار اسلام ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ احرار نے تمام دینی جماعتوں کو حرمتِ رسول کے تحفظ کے لئے جمع کیا اور مجلسِ عمل تشکیل دے کر تحریک برپا کر دی۔ مرزائی سر ظفر اللہ کے سائے میں پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور احرار نے یہ سازش ناکام بنا دی۔ اس تحریک میں خواجہ ناظم الدین کی مسلم لیگی حکومت نے دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا۔ اور قاتلِ اعظم، جنرل اعظم خان کے حکم پر نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک تحفظ ختمِ نبوت کے فیصلہ کن مرحلہ میں مسلمان ناموسِ رسالت پر قربان ہوئے اور ۱۹۸۴ء میں بھی مسلمانوں کی بے پناہ قربانیاں رنگ لائیں! .... شہداء ختمِ نبوت کانفرنس دراصل شہدا کے پیغام و عمل کی تجدید ہے۔

اللہ تعالیٰ مجلس احرار اسلام کے کارکنوں اور رہنماؤں کو اخلاصِ نیت کے ساتھ ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی توفیق عطاء فرمائے اور ان کی قربانیاں قبول فرمائے (آمین)

تضادات مرزا قادیانی

مولانا مشتاق احمد قیمت=/30 روپے